زلزلہ: دینی جماعتوں کی خدمات کا عالمی اعتراف

صدر پرویز مشرف بھی اعتراف پر مجبور ہو گئے

ڈونرز کانفرنس میں مجلس عمل کی عدم شرکت؟

سرحد اور کشمیر میں قیامت خیز زلزلے کے سلسلے میں دینی جماعتوں، مجاہدین کی تنظیموں اور اسلامی تحریکوں کے کارکنان رہنماؤں کی تندہی مستعدی فرض شناسی اور بے مثال قربانیوں کے باعث پوری دنیا میں ان کے کردار کو سراہا گیا ہے۔ عالمی اخبارات و جرائد نے اعتراف کیا ہے کہ جماعت اسلامی اور جماعت الدعوہ ان علاقوں میں فوج سے پہلے پہنچ گئے جہاں صورت حال بہت مخدوش تھی۔

صدر پرویز مشرف نے بھی جماعت الدعوۃ اور الرشید ٹرسٹ کی خدمات کا اعتراف کیا لیکن جماعت اسلامی کا نام لینے سے گریز کیا۔ ظاہر ہے ان کی کچھ سیاسی، صدارتی عالمی مجبوریاں ہیں لیکن واشنگٹن پوسٹ اور دیگر اخبارات جماعت اسلامی کی خدمات کا اعتراف کر چکے ہیں۔ دور افتادہ مقامات پر پہنچنے کے لیے جس صلاحیت کی ضرورت ہے وہ جہادی عمل میں مسلسل شرکت کے باعث صرف دینی جماعتوں کے کارکنان کو ہی حاصل تھی۔

تنگ و تاریک علاقوں سے مجاہدین کی واقفیت نے انھیں ان علاقوں تک فوری اور موثر طور پر پہنچنے میں سہولتیں مہیا کیں۔ پاکستان کی کوئی این جی او کوئی سیاسی جماعت، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ اس صلاحیت سے محروم تھیں کہ وہ زلزلہ زدگان کی مدد کر سکتی۔ زلزلے کے موقع پر دینی جماعتوں نے جس طرح کام کیا ہے وہ قابل تقلید مثال ہے۔ اس پر متحدہ مجلس عمل بھی مبارک باد کی مستحق ہے۔

اس وقت بیرونی این جی اوز اور بعض پاکستانی تنظیمیں کشمیر اور صوبے سرحد کی اسلامی ثقافت کو تبدیل کرنے کے لیے شب و روز مصروف ہیں۔ ان کا ہدف اسکول اور شادی کی تقاریب ہیں۔ شادی کی پہلی

تقریب میں دلہن کی تصویریں جس طریقے سے اخبارات وجرائد میں شائع کی گئیں اور دلہن کی تیاری کی رسوم جو ہمیشہ خفیہ رکھی جاتی ہیں ان کو جس طریقے سے ذرائع ابلاغیات پر نشر کیا گیا اور اس مقدس تقریب کو جس طرح مغربی طرز میں ڈھالا گیا۔ دینی جماعتوں کے لیے ایک لمحہ فکریہ ہے۔

پہلی مرتبہ پٹھان اور کشمیری عورتوں کے سروں پر نامحرم مردوں کو دست شفقت پھیرتے ہوئے دکھایا گیا۔ خالص نجی رسومات کو کیمرے کے ذریعے عام کیا گیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ شادی بالاکوٹ میں نہیں کراچی کی ڈیفنس سوسائٹی کے کسی لبرل گھر میں ہو رہی ہے۔

ثقافتی یلغار کے ذریعے یتیم عورتوں، بچیوں، لڑکیوں کو قابو میں کرنے کی حکمت عملی جاری وساری ہے۔ مخلوط تعلیم کے مدرسے قائم کیے جا رہے ہیں۔ لڑکیوں کو ناچ رنگ کی تقریبات میں شریک کیا جا رہا ہے۔ ان کے حجاب کو ختم کرنے کے لیے میڈیا بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔ ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے انھیں بے حجاب اور مردوں سے بے تکلف کرایا جا رہا ہے۔

دینی جماعتوں کا اصل کام اب شروع ہوگا۔ اس تاریخی خطے کی اخلاقی، روایتی، سماجی، اسلامی رسموں کو ہر صورت میں محفوظ رکھا جائے۔ اس کے لیے دینی جماعتوں کی خواتین کو خصوصی توجہ دینا ہوگی۔ ورنہ یہ علاقے مغربی ثقافت میں ڈھل جائیں گے اور پھر یہاں سیاحت کے مراکز قائم کر کے دینی روایات کو پامال کرنے کا موقع مل جائے گا۔

پاکستان کے شمالی علاقے وادی سوات نیز وغیرہ دنیا کے خوبصورت ترین علاقے ہیں لیکن یہ علاقے سیاحوں کے لیے ابھی تک کشش کا باعث اس لیے نہیں بن سکے کہ یہاں راتیں سوتی اور دن جاگتے ہیں لیکن سیاح جس مغربی ثقافت کے قائل ہیں وہاں راتیں جاگتی اور دن سوتے ہیں۔ یہاں زناکاری کے مواقع میسر نہیں کیونکہ مجاہدین کا یہ علاقہ اسلامی ثقافت کا حامل ہے لہٰذا اس خطے میں سیاحت کی صنعت فروغ نہیں پا سکی۔ زلزلے کے بعد سیاحت کی صنعت کے فروغ کے لیے اس علاقے کی ثقافت کو تبدیل کرنے کی منصوبہ بندی جاری ہے۔

ڈونرز کانفرنس کے موقع پر متحدہ مجلس عمل کو مدعو کیا گیا تھا۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ تو اس میں شریک ہوئے قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمٰن نے شرکت کا اعلان کیا لیکن اچانک اندرونی دباؤ کے باعث اس اعلان کو واپس لے لیا۔ زلزلے کے موقع پر یہ رویہ مثبت رویہ نہیں ہے۔ سیاست اپنی جگہ پر لیکن خیر کے کاموں میں شرکت سے گریز مناسب رویہ نہیں ہے۔

ساحل دسمبر ۲۰۰۵ء